منگل | 2- جولائی 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 149 | منگل 15 صفر 1417ھ 2 وفا 1375ہش 2 جولائی 1996ء

خدا تعالیٰ کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہوتی ہے

خدا تعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے 'اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہے (-) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے۔ مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں قاعدین پر مجاہدین کو فضیلت دی ہے۔ مجاہدین دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو اپنے اوپر خدا تعالیٰ کی راہ میں مشکل کام ڈال لیتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جن پر قضاء و قدر سے مشکلات اور تکالیف وارد ہوتی ہیں اور وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں۔ جو شخص رات دن اپنے کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی گزر جاتی ہے اور ان پر کوئی تلخی نہیں آتی کہ وہ صبر کریں تو وہ قاعدین میں داخل ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 274)

زینت جو فخر کی وجہ سے اختیار کی جائے وہ منع ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

زینت ہر انسان کی تمنا ہے۔ ہر مرد کی بھی اور عورت کی بھی لیکن ہر ایک میں نمایاں نہیں ہوتی۔ یہ آیت جو بیان فرما رہی ہے یہ ان لوگوں کا حال بیان فرما رہی ہے جو زینت کو خاص اہمیت دیتے ہیں۔ گھر میں رہیں یا باہر ہمیشہ ان کو سجنا دھجنا اچھا لگتا ہے۔ بعض بچوں میں فطری طور پر یہ بات پائی جاتی ہے۔ ایک ایسا بچہ تھا جسے بچپن سے ایسا شوق تھا صاف ستھرا رہنے کا کہ اگر اس کے جسم پر ایک معمولی سا چھینٹا بھی کسی چیز کا پڑ جائے مثلاً کھانا کھاتے ہوئے سالن کا تو بھاگ کر وہ اپنے کمرے میں چھپ جاتا تھا جب تک ماں اس کے کپڑے نہ بدلائے وہ روتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ میں گیا تو وہ لپک کر پیچھے چھپ گیا۔ میں حیران تھا کہ ہوا کیا اس کو۔ تو اس کی اماں نے بتایا کہ اس کے کپڑوں پر ایک چھوٹا سا داغ پڑا ہوا ہے اور اچانک آپ آگئے ہیں تو اس نے یہ سمجھ کر کہ اگر میں نے دیکھ لیا تو اس کا کیا بد اثر مجھ پر پڑے۔ گا تو شرم کے مارے وہ چھپ گیا ہے۔ اب اس میں بناوٹ کوئی نہیں تھی' تفاخر کوئی نہیں تھا لیکن زینت کی ایک لگن تھی جو طبعی طور پر دل میں موجود تھی۔ تو مختلف انسان حالتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ بعضوں کو زینت کا شوق ہے۔ بعضوں کو پرواہ ہی کوئی نہیں اکھڑے پکھڑے حال میں رہتے ہیں' نہ لباس کی ہوش اور ویسے بڑے صاحب علم' صاحب وقار' صاحب مرتبہ بڑے بڑے سائنس دان ہیں' بڑے بڑے فلسفی ہیں جن کو اپنے لباس کی کوئی ہوش نہیں تو الگ الگ فطرت کے تقاضے ہیں اور (کلام الٰہی) نے ان سب تقاضوں کو جوڑے جوڑے کر کے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ مگر زینت سے اگلا قدم ہے تفاخر کا۔ اپنے نفس میں کوئی انسان اپنے آپ کو اچھا بنا کے رکھے یہ منع نہیں ہے بلکہ زینت کی تو خدا تعالیٰ تعریف فرماتا ہے (-) کہ تو کہہ دے کہ کون ہے جو اس زینت کو حرام قرار دیتا ہے (-) وہ زینت جسے خدا نے اپنے بندوں کی خاطر بنایا ہے' اپنے خاص بندوں کے لئے جو اسی کے ہوتے ہیں (-) اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے جو اچھی چیزیں ہیں کون ہے جس نے ان کو حرام قرار دیا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو نیک بننے کی خاطر یا اپنے آپ کو نیک دکھانے کی خاطر برے لباس پہنتے ہیں' بے ہنگم لباس پہنتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ تو بڑا ہی پہنچا ہوا درویش ہے' اس کو تو ہوش ہی کوئی نہیں کہ کپڑے کیسے ہوتے ہیں اور اچھا کھانا دیکھا تو منہ پھیر لیا کہ جی ہمیں نہیں ان کھانوں سے کوئی دلچسپی گھر میں جاکے کھالیں گے۔ لوگوں کے سامنے اچھا کھانا نہیں کھانا' یہ بھی تفاخر کی قسمیں ہیں۔

پس زینت کو غیر معمولی طور پر اختیار کرنا بھی ایک اندھیرا ہے اور زینت سے جہاں جائز ہو وہاں مونہہ پھیرنا بھی ایک اندھیرا ہے۔ (-) کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنے بندوں کے لئے

باقی صفحہ 2 پر

ولادت

○ مکرم منیر احمد صاحب بسمل چٹھہ نائب ناظر اشاعت تحریر فرماتے ہیں۔

عزیزم معین الحق شمس اور عزیزہ نگہت فرح کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 4- مئی 1996ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کو عدیل احمد شمس نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ غلام احمد صاحب اور مکرمہ شمس النساء صاحبہ آف بہاولنگر کا نواسہ اور مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب کا پڑنواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

○ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری بیٹی شازیہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد قمر صاحب کھاریاں شہر نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے درثمین قمر عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم ڈاکٹر مرزا طارق احمد صاحب نوشہرہ کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9- جون 1996ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو کہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ یہ بچی مکرم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر صوبہ سرحد کی پڑپوتی اور حضرت ملک سیف الرحمان صاحب (وفات یافتہ) مفتی سلسلہ کی پڑنواسی ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کے نیک و صالح ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم انور عاطف صاحب ابن لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) راجہ محمد اسلم صاحب کا نکاح عزیزہ ثمر انیس صاحبہ بنت مکرم میاں انیس احمد صاحب کے ساتھ 15- مارچ 1996ء کو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے دار الذکر لاہور میں پڑھا۔ عزیزہ ثمر حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پوتی اور عزیز انور صاحب مکرم راجہ خان بہادر صاحب آف ملوٹ (چکوال) کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

عملِ صالح اسے کہتے ہیں جس میں ذرہ بھی فساد نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2- وفا 1375 ہش   2 - جولائی 1996ء

گناہ کی کیفیت کا احساس

گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انسان کو احساس ہو جائے کہ اس نے گناہ کیا ہے۔ اگر اسے اس بات کا احساس ہی نہ ہو تو وہ گناہ کو گناہ نہ سمجھتے ہوئے اس کی معافی کیوں مانگے گا۔ اگر ظالم کے دل میں یہ احساس پیدا ہو کہ اس نے ظلم کیا ہے اور اس ظلم کی اسے معافی مانگنی چاہئے تو وہ یقیناً معافی مانگنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ اگر کسی کو دکھ پہنچایا ہے یا خدانخواستہ کسی کا مال چرایا ہے اور اسے اپنا سمجھ کر استعمال کیا جا رہا ہے تو معافی کا سوال ہی کیوں پیدا ہو گا۔ پس گناہ کی معافی کے لئے یعنی گناہ کی معافی مانگنے کے لئے سب سے پہلی بات جو بنیادی بھی ہے اور سب سے زیادہ اہم بھی ہے وہ یہ ہے کہ گناہ کا احساس پیدا ہو اور اس احساس کے لئے اچھائی اور برائی کے علم کا ہونا ضروری ہے اور پھر برائی کے متعلق یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی حدود کیا ہیں۔ کن حدود کو پھلانگنے سے بات برائی کے زمرے میں آ جاتی ہے۔ اگر ایسا ہو اور معافی مانگنے کا دل میں خیال آئے تو دوسری اہم بات یہ ہے کہ معافی خلوص دل سے مانگی جائے۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ کوئی شخص کسی سے معذرت کرتا ہے تو دوسرا شخص اس معذرت کو اس لئے قبول نہیں کرتا کہ یہ تہہ دل سے نہیں کی گئی۔ یونہی دکھاوے کے طور پر معذرت کی گئی ہے اور اس کا اثر دیرپا نہ ہو گا۔ پس معافی مانگنے کے لئے اور معافی کا درست نتیجہ حاصل کرنے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ معافی خلوص دل سے مانگی جائے اور خلوص دل سے کس طرح معافی مانگی جا سکتی ہے اس کے متعلق یہ یاد رکھنا لازمی ہے کہ پہلے تو انسان جس بات کے لئے معافی مانگ رہا ہے اس کے متعلق اپنے دل میں نفرت پیدا کرے۔ اسے گناہ سمجھے اور یہ ارادہ اور عزم کر لے کہ آئندہ میں نے یہ بات نہیں کرنی۔ اگر وہ یہ ارادہ نہیں کرتا تو اس کی معافی مانگنے کی کیفیت صرف ایک ہی واقعہ سے منسلک ہو گی اس کے بعد وہ پھر وہی کچھ کر سکتا ہے اور کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ ایسی معافی کا مانگنا بے معنی ہے۔ جو کچھ ہو چکا اس کی معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ آئندہ کے لئے بھی یہ عہد کرنا لازمی ہے کہ وہ یہ گناہ ہرگز سرزد نہ ہونے دے گا۔ بلکہ معافی کو اگر زیادہ وسعت دی جائے تو صرف یہی نہیں کہ یہ گناہ جس کی وہ معافی مانگ رہا ہے وہ دوبار سرزد نہیں ہو گا۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ یہ گناہ بھی سرزد نہ ہو اور اس کے علاوہ کوئی اور گناہ بھی اس کے پلے نہ پڑ جائے اور یہ سب کچھ صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ انسان ارادہ کرے اور اس کا ارادہ پختہ ہو اور اس پختہ ارادے کی پختگی کے لئے وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل اور اس کی امداد مانگے اگر انسان سب کچھ اپنے ہی اوپر ڈال لے اور سمجھے میں یہ کر سکتا ہوں اور یہ کچھ نہیں کروں گا تو اس بات کا غالب امکان ہے کہ وہ اپنی اس بات میں سو فی صدی درست نہ ثابت ہو۔ لیکن اگر وہ ایسا کرنے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی امداد بھی مانگے تو یہ دونوں چیزیں مل کر نہ صرف اس کے پرانے گناہوں کی معافی کا باعث بنیں گی بلکہ آئندہ بھی اس کی زندگی سنور جائے گی۔ اور نہ صرف وہ پہلے گناہوں کو دہرائے گا نہیں بلکہ دیگر گناہوں سے بھی اسے رہائی مل جائے گی۔ یہی اس کی زندگی کو بہتر بنانے کا صحیح راستہ ہے اگر وہ ایسا نہ کرے اگر اسے گناہ کا احساس نہ ہو۔ اگر وہ گناہ کے لئے معافی نہ مانگے اور اگر وہ معافی مانگے تو صرف اپنے زور بازو پر ہی انحصار رکھے تو یہ بات اس کے کام نہ آ سکے گی۔ اس کی زندگی کو بہتر نہ بنا سکے گی۔ بہرحال یہ ساری بات کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پہلے تو گناہ کے متعلق علم ہونا چاہئے پھر گناہ کے سرزد ہو جانے پر اس کا احساس ہونا چاہئے۔ پھر اس احساس کی موجودگی میں ارادہ پختہ ہونا چاہئے کہ آئندہ وہ یہ گناہ نہیں کرے گا۔ اور اس پختہ ارادے کے ساتھ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی امداد کو شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے یعنی وہ خدا تعالیٰ سے یہ چاہے کہ وہ اس کے ارادے کو مضبوطی عطا کرے۔ اسے توفیق عطا کرے کہ وہ آئندہ اس گناہ کے قریب نہیں جائے گا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو یقیناً اس کا معافی مانگنا حقیقی ہو گا اور اللہ تعالیٰ کو ایسی باتوں کی حقیقت ہی پسند ہے۔

پس آیئے ہم پہلے گناہ کی کیفیت کا علم حاصل کریں۔ پھر اگر خدانخواستہ کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا احساس کرتے ہوئے خلوص دل سے معافی مانگیں اور آئندہ کے لئے ارادہ کریں کہ ہم سے یہ گناہ سرزد نہیں ہو گا۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی امداد مانگیں۔ یہ وہ طریق ہے جس سے ہماری آئندہ زندگی بہتر ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوچئے اور سوچئے گا رات دن
آپ کے ماحول کا کیا حال ہے
شور کی آلودگی ہے کس قدر
اور دھوئیں میں کتنا استقلال ہے

ابوالاقبال

O

اہلِ ستم سے مہر و وفا مانگتے ہیں لوگ
شب کی سیاہیوں سے ضیا مانگتے ہیں لوگ

ان کے بنائے جب کوئی بگڑی نہ بن سکے
کس واسطے کسی کا بُرا مانگتے ہیں لوگ

جیسے ہو ان کی دی ہُوئی یہ میری زندگی
اک اک نفس کا مجھ سے صلہ مانگتے ہیں لوگ

خود مجھ کو قتل کر کے بڑے اہتمام سے
مجھ ہی سے میرا خُون بہا مانگتے ہیں لوگ

یہ وقت ہے حرم میں وہ ہو جائے بے نقاب
اب تو صنم کدوں سے خدا مانگتے ہیں لوگ

اے چارہ گر یہ کس کے مرض کا ہے تذکرہ؟
کس کے لئے خدا سے دعا مانگتے ہیں لوگ

پردے میں رہبری کے سکھادے جو رہزنی
اس شہر میں وہ راہنما مانگتے ہیں لوگ

کب تک چلا سکو گے تبسم! یہ کاروبار
کھوٹے ہیں سکّے مال کھَرا مانگتے ہیں لوگ

عبدالرشید تبسم

بقیہ صفحہ 1

جو زینت بنائی ہے وہ حرام ہے یا اچھے کھانے پیدا کئے ہیں تو نیک آدمی نہیں اس کو پسند کرتے۔ فرماتا ہے (-) صرف آخرت میں نہیں اس دنیا میں بھی یہ دونوں چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کی خاطر پیدا کی ہیں (-) لیکن قیامت کے دن صرف انہی کے لئے ہوں گی۔ وہ لوگ جو دنیا کی زینتوں میں ' دنیا کے اعلیٰ کھانوں میں ان کے ساتھ یہیں شریک ہیں ان کے لئے ' خدا نے ان کی خاطر پیدا نہیں کیا مگر نیک بندوں کا صدقہ وہ بھی کھا رہے ہیں۔ بنایا اپنے بندوں کے لئے ہے مگر وہ جو رفتہ رفتہ شیطان کے بندے بھی بن جاتے ہیں وہ خوب فائدہ اٹھاتے ہیں ان سے بلکہ نیک بندوں سے زیادہ چھین کے لے جاتے ہیں۔ مگر فرمایا مرنے کے بعد ان کو کچھ نہیں ملے گا پھر۔ یہ چیزیں خالصتاً زینت اور اچھا طعام ان کے لئے ہو گا جو خدا کے حقیقی بندے ہیں۔ تو دیکھئے منع نہیں ہے زینت اور خدا تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے اس بات کو کہ زینت کو حرام قرار دیا جائے مگر وہاں اس آیت میں ایک اندھیروں کی مثال کے طور پر زینت کو بھی پیش فرمایا (-) وہ زینت جو مقصود بن جائے وہ گناہ ہے وہ زینت جو ایک دوسرے پر فخر کا موجب بنے یا ایک دوسرے پر فخر کی وجہ سے اختیار کی جائے وہ منع ہے۔

(از خطبہ 5- اپریل 1996ء)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ آلود حالتیں

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اپنی ان تحریروں جو منہاج الطالبین کے نام سے چھپی ہیں فرماتے ہیں:-

گناہ کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے گناہ آلودہ حالتوں کا جاننا بھی نہایت ضروری ہے اس لئے اب میں گناہ آلودہ حالتوں کا بھی اس جگہ ذکر کردیتا ہوں۔

پہلی حالت یہ ہے کہ انسان گناہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے مگر کبھی کبھی اس سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔

دوسری حالت یہ ہے۔ گناہ کو برا تو سمجھتا ہے مگر اکثر لالچوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

تیسری حالت یہ ہے کہ انسان گناہ کو برا تو نہیں سمجھتا مگر گناہ کی خواہش بھی نہیں ہوتی۔ یعنی اگر موقعہ پیش آجائے تو گناہ سے نفرت بھی نہیں کرتا۔

چوتھی حالت یہ ہے کہ انسان گناہ کو پسند کرتا ہے۔ مگر اس میں حیا کا مادہ ہوتا ہے اس لئے پوشیدہ گناہ کرتا ہے۔ اور اگر گناہ سے رکتا ہے تو عادت یا رسم کی وجہ سے رکتا ہے۔

پانچویں حالت یہ ہوتی ہے کہ انسانی عادت اور رسم کو توڑ کر گناہ کے ارتکاب پر دلیر ہو جاتا ہے۔ اور گناہ کو پسند کرتا ہے۔

چھٹی حالت یہ ہوتی ہے کہ انسان دوسروں کو بدی کی ترغیب دیتا اور اسے اچھا قرار دیتا ہے۔

ساتویں حالت یہ ہوتی ہے کہ انسان شیطان کا بروز ہو جاتا ہے۔ اور اس کا مقصد ہی بدی پھیلانا ہو جاتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں نیکی کی یہ حالتیں ہیں۔

اول۔ بے خواہش نیکی کرنا۔ دوئم بطور فرض نیکی کرنا کہ خدا کا حکم ہے۔ سوم۔ نیکی کو نیکی کی خاطر کرنا۔ چہارم نیکی کو بطور عادت کرنا۔ پنجم۔ نیکی میں ہی اپنی خوشی پانا۔ ششم دنیا میں نیکی پھیلانے کی کوشش کرنا۔ ہفتم نیکی کا مجسمہ ہو جانا۔ اور نیکی کے پھیلانے کو اپنا مقصد وحید قرار دے لینا۔ یعنی ملائکہ کی طرح ہو جانا۔

اس کے اوپر اور بھی درجے ہیں۔ مگر وہ کسبی نہیں بلکہ وہبی ہیں۔ یعنی نبوت کے مدارج۔

میں اوپر بتا آیا ہوں کہ اخلاق اور روحانیت میں صرف اس قدر فرق ہے کہ وہی صفات جب بندوں کے متعلق استعمال ہوں تو اخلاق کہلاتی ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کے متعلق استعمال ہوں تو روحانیت۔ اس لئے جو اصولی علاج ایک کا ہو گا۔ وہی دوسرے کا۔ اس لئے مجھے اخلاقی اور روحانی بیماریوں کے علاج الگ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ میں اس جگہ ان علاجوں کے بیان کرنے کی گنجائش پاتا ہوں جو دوسرے مذاہب نے بیان کئے ہیں۔ یا صوفیاء نے بیان کئے ہیں۔ اس لئے میں اوپر کی ابتدائی تشریحوں کے بعد گناہ کے علاج کے متعلق وہ (دین حق) کی تعلیم جو میری سمجھ میں آئی ہے بیان کرتا ہوں۔

(دین حق) نے علاج گناہ کے متعلق گناہ پیدا ہونے کے بعد اس کا علاج کس طرح کیا جائے؟ کے سوال سے پہلے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ کیا احتیاط کی جائے کہ گناہ پیدا ہی نہ ہونے پائے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سوال کے جواب میں گناہ کے دور کرنے کی کنجی ہے۔ کپڑے کے میلا ہو جانے کے بعد اس کے دھونے سے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم ایسی تدبیر اختیار کریں کہ وہ میلا ہی نہ ہو۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ سب سے بہتر اور ضروری امر ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ (دین حق) نے دوسرے مذاہب کے برخلاف صرف اسی طرف توجہ نہیں دلائی کہ گناہ کا قلع قمع کس طرح کیا جائے بلکہ اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ سب سے پہلے یہ کوشش کرو کہ گناہ پیدا ہی نہ ہو۔

مگر میں افسوس سے کہتا ہوں کہ باوجود اس کے (کلام الٰہی) نے ادھر توجہ دلائی اور بعض (دین حق) کے بزرگوں نے بھی اس پر زور دیا بحیثیت قوم ادھر پوری توجہ نہیں کی اور اس امر کو نظر انداز کر دیا ہے کہ گناہ انسان کے بلوغ سے پہلے پیدا ہوتا ہے۔ جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں اب گناہ کرنے لگا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گناہ کا بیج جو اس کے اندر تھا اب وہ درخت بن کر ظاہر ہو رہا ہے۔ ورنہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بیج نہ ہو اور درخت پیدا ہو جائے۔ ہرگز نہیں۔ اگر گناہ کی قابلیت پہلے ہی نہ تھی تو پھر وہ بالغ ہونے پر کہاں سے آگئی۔ پس اصل بات یہ ہے کہ گناہ بچپن سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک بدی بلوغ سے پہلے انسان کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو پیدا ہونے سے بھی پہلے بعض بدیوں کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے۔ جب ایک شخص بالغ ہوتا ہے اور علماء کہتے ہیں اسے بدیوں سے بچاؤ تو اس وقت وہ شخص پورے طور پر شیطان کے قبضے میں جا چکا ہوتا ہے۔ میرے اس کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں سب بدیاں پائی جاتی ہیں بلکہ یہ ہے کہ اس میں گناہ کی طاقت اور اس کا شکار ہو جانے کا میلان پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اخلاق مادہ کی چند خاصیتوں سے پیدا ہوتے ہیں وہی میلان اگر بچپن میں خراب ہو جائیں۔ تو گو بچہ بالکل بے گناہ نظر آئے مگر اس کے اندر گناہ کے ارتکاب کا پورا سامان موجود ہو گا۔

اب ذرا سوچو تو سہی کہ گناہ کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔ کیا گناہ ورثہ سے نہیں پیدا ہوتے۔ وہ قومیں جو کوئی خاص کام کرنے والی ہوتی ہیں۔ اسی قسم کا میلان ان کی اولاد میں پایا جاتا ہے۔ ایک ایسی قوم جس میں نسلاً بعد نسلٍ بہادری کی روح نہ ہو اور اسے بہادر بنانے کی کوشش کی جائے وہ لڑائی کے وقت ضرور بزدلی دکھائے گی۔ یا ویسی بہادری نہیں اس سے ظاہر ہو گی جیسی کہ ایک نسلی بہادر قوم سے ظاہر ہو گی۔ تو گو اس قسم کی باتوں کی اصلاح ہو سکتی ہے مگر پھر بھی ورثہ کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

ایک اچھی بات

ماں باپ کے لئے لازم ہے کہ اپنی اولاد کے لئے بہترین نمونہ بنیں۔ اور ایسا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے وہ خود اپنی اصلاح کریں۔ اور اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیز گار بن جائیں۔

"پیش لفظ"

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے سوانح کی تیسری جلد مولانا عبدالباسط صاحب شاہد نے مرتب کی ہے اس کا پیش لفظ یہاں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے فضل عمر فاونڈیشن کو سوانح حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) جلد سوم احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

فضل عمر فاونڈیشن کے مقاصد میں حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی سوانح کی تالیف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اس سوانح کی اہمیت کے پیش نظر اس کی تالیف کا کام مسند امامت پر متمکن ہونے سے قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سرانجام دے رہے تھے۔

1976ء میں متذکرہ تالیف کا پہلا ایڈیشن حصہ اول کے طور پر شائع ہوا۔ حضرت صاحب نے دوسرا حصہ مرتب فرما کر اس کی کتابت وغیرہ بھی مکمل کروالی تھی جو بعد میں 1988ء میں شائع ہوئی۔

اس کے بعد مختلف موانع کی وجہ سے مؤلف کے تقرر میں تاخیر ہو گئی اور بالآخر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ کا تقرر مؤلف سوانح حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) منظور فرمایا۔

مکرم مولانا موصوف نے سوانح حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) جلد سوم کا مسودہ مکمل کر کے دفتر کے سپرد کر دیا۔ حضرت صاحب نے اس سلسلہ میں مسودہ کا جائزہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل ایک جائزہ کمیٹی مقرر فرمائی۔

1۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر
2۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
3۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب

چنانچہ یہ مسودہ ان بزرگوں کی خدمت میں جائزہ کے لئے بھجوایا گیا۔

حضرت شیخ محمد احمد مظہر کی لمبی بیماری کی وجہ سے اس کام میں کافی تاخیر ہوتی چلی گئی۔ درمیان میں محترم شیخ صاحب کی طبیعت کچھ بحال ہوئی تو مسودہ سن کر اس کی ضروری اصلاح بھی فرماتے، لیکن اس میں کئی دفعہ کئی کئی ہفتوں کا وقفہ بھی پڑ جاتا۔ اس بیماری کے دوران محترم شیخ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ آپ کی بیماری کی نوعیت ایسی ہے کہ آپ کے لئے یہ کام بہت وقت طلب ہے۔ اس لئے اگر آپ پسند فرمائیں تو مسودہ واپس بھجوا دیں۔ لیکن ان کا ہر بار یہی جواب ہوتا کہ حضرت صاحب نے یہ کام میرے سپرد فرمایا ہے۔ اس لئے میں اس کو مکمل کروں گا۔ حضرت شیخ صاحب نے اپنی وفات تک اس کتاب کا اکثر حصہ ملاحظہ فرما کر نہایت مفید مشورے دیئے اور ضروری اصلاح فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

اسی طرح باقی دو بزرگوں نے بھی نہایت محنت اور اخلاص سے اس مسودے کا جائزہ لے کر اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔

فضل عمر فاونڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی خواہش کے مطابق محترم عبدالمنان صاحب ناہید نے بھی بہت محنت توجہ اور اخلاص سے یہ سارا مسودہ پڑھا۔ اور اس میں زبان کے لحاظ سے اصلاح فرمائی۔ ادارہ ہذا ان کا بھی دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔

مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اس کام کو ایک عظیم سعادت سمجھتے ہوئے نہایت محنت۔ اخلاص اور محبت سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اور یہ کام ابھی جاری ہے۔ چوتھی جلد پر کام ہو رہا ہے۔ پانچویں جلد جو زیادہ تر سیرت کے واقعات پر مشتمل ہو گی۔ اس کا مواد بھی اکٹھا ہو چکا ہے۔ صرف اس کو ترتیب دینا باقی ہے۔

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

حیاتِ فیض

حضرت مولوی محمد فیض الدین سیالکوٹی کے سوانح پر مشتمل ایک کتابچہ "حیات فیض" کے نام سے شائع ہوا اس کی تدوین ہمارے بزرگ مربی حضرت مولوی عبدالمالک خان صاحب نے کی عرض حال کے عنوان سے آپ لکھتے ہیں۔

"اخویم محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب آف کامٹی نے مجھے حضرت مولوی فیض الدین صاحب سیالکوٹی کے کچھ حالات جو (رفقا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی مختلف روایات کے ماتحت مکرم ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے جمع فرمائے تھے دیئے۔ اور کچھ حالات انہوں نے اور ان کی اہلیہ محترمہ نے بیان فرمائے۔ انہی بیانات کی روشنی میں ڈاکٹر صاحب کی ہدایات کے ماتحت یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ میں اس کو فضل الٰہی سمجھتا ہوں کہ ان کلمات کے طفیل میں بھی (حضرت صاحب--) اور احباب جماعت کی ان دعاؤں میں شامل ہو جاؤں گا جو اس بزرگ وجود کے لئے کی جائیں گی..... "نذر عقیدت" کے عنوان کے تحت حضرت چوہدری عبداللہ خان (جو بے شمار جماعتی خدمات میں سے ایک خدمت امیر جماعت کراچی کی وجہ سے خاص شہرت و مقام کے حامل ہیں) نے بھی حضرت مولوی صاحب کے متعلق اظہار خیال کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کو (جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے) میں نے پہلی دفعہ بیت احمدیہ جو کبوتراں والی کے نام سے مشہور تھی میں دیکھا جبکہ مجھے ان کی خدمت میں (کلام الٰہی) پڑھنے کے لئے لیجایا گیا ہم چاروں بھائیوں اور ہمارے خالہ زاد بھائی چوہدری سلطان علی صاحب نے (کلام پاک) حضرت مولوی صاحب سے پڑھا آپ کا چہرہ بہت وجیہہ بارعب اور خوبصورت تھا۔ آواز بہت صاف واضح اور بلند تھی۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ (آپ) غصیلی طبیعت کے تھے مگر میرا تجربہ شاہد ہے کہ آپ کی طبیعت میں غصہ نہیں تھا ہاں غیرت بہت تھی.... ایام شاگردی سے شروع کر کے آپ کی وفات تک مجھے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا کثرت سے شرف حاصل ہوا اور ہمیشہ نہایت محبت سے ملے۔ بالکل ایسے ہی جیسے ایک شفیق و مہربان باپ اپنی اولاد سے ملتا ہے۔ دینی غیرت اتنی تھی کہ کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حق و صداقت کی حمایت میں ایک ننگی تلوار تھے۔ (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق تھا اور ہمیشہ کوشاں رہے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی ہے اس کی شناخت دوسرے بھی کریں اور قبول کر کے پھر اوروں تک بھی اس نعمت کو پہنچائیں۔ بحیثیت استاد ہر شاگرد کے ساتھ حقیقی ہمدردی و محبت رکھتے تھے۔ کسی غلطی کو رفع کرنے کے لئے خواہ کئی کئی دن شاگرد سے محنت کرنی پڑے۔ گھبراتے نہیں تھے ... زیر زبر کی غلطی کے علاوہ اگر تلفظ اور لہجہ میں بھی فرق نظر آتا تو آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک درست نہ کروالیں اور پھر ہمیشہ دوبارہ اسی دن اور دوسرے تیسرے دن سنتے تھے کہ کہیں وہی غلطی عود تو نہیں کر آئی.... مجھے (آپ کے خطاب) سننے کا بہت موقع ملا اور باوجود بچپن کا زمانہ ہونے کے آپ کے ارشادات کی طرف توجہ پیدا ہوتی تھی اور کبھی طبیعت اکتاتی نہیں تھی میں کئی دفعہ دعا کے لئے بھی (آپ) کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ہمیشہ شفقت سے پیش آئے اور دعا فرمانے کا وعدہ کرتے۔ میرا بہت بچپن سے دعا پر ایمان ہے اور میرا قیاس ہے کہ اس میں بہت حد تک دخل (آپ) کی نصائح کا تھا کہ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لازمی ہے اور وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور پایہ قبولیت بخشتا ہے۔

آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نہایت مخلص اور فرمانبردار خادم تھے اور جماعت سیالکوٹ کی خوش قسمتی تھی کہ ان کو حضرت مولوی فیض الدین جیسا واعظ اور امام ملا تھا۔ جنہوں نے تمام عمر جماعت کی تربیت اور دعوت کے لئے صرف کر دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔

آپ کی دو صاحبزادیاں میرے دو محسنوں جناب ماسٹر علی محمد صاحب (المعروف بی ٹی صاحب) اور ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب احمدی (المعروف کامٹی صاحب) سے بیاہی گئیں اور دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ بہت مخلص اور احمدیت کا درد رکھنے والے دوست ہیں۔ موخر الذکر ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب سے مجھے دیرینہ دوستی کا فخر ہے۔ آپ آجکل (یہ تحریر 1955ء کی ہے۔ ناقل) جماعت کراچی کے نہایت مخلص رکن ہیں اور ان کی سلسلہ سے وابستگی اور محبت دیکھ کر مجھے رشک پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اخلاص و محبت میں ترقی عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو اپنے نیک والد اور نہایت بزرگ و عاشق احمدیت نانا ... کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعماء سے سرفراز و مالا مال فرماوے۔

اس کتاب کے تعارف کے طور پر مذکورہ بالا تحریروں کے بعد کچھ اور لکھنے کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک عجیب حسن اتفاق ہے کہ حضرت مولوی عبدالمالک خان صاحب اور حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب دونوں فن خطابت کے شہسوار تھے مگر ان کی تحریریں بہت کم ہیں۔ اس لحاظ سے اس کتاب میں ان کی یہ تحریریں کئی لحاظ سے بہت قابل قدر ہیں۔

حضرت مولوی فیض الدین رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ کی مشہور "بیت کبوتراں والی" میں امام و خطیب تھے۔ آپ کی نیکی تقویٰ اور قرب الٰہی کی دور و نزدیک شہرت تھی۔ آپ بچوں کو کلام الٰہی پڑھاتے تھے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب اور ایک روایت کے مطابق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے بھی بچپن میں آپ سے کلام الٰہی پڑھا تھا۔ قبول احمدیت کی سعادت کے حصول پر آپ کو بہت مخالفت و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا گیا کہ آپ نے مسجد کی دریاں اور سائبان بیچ کر کھا لئے ہیں۔ سارے شہر میں اس مقدمہ کا چرچا تھا۔ مجسٹریٹ کے روبرو بے شمار گواہ ایک جھوٹ کی تائید میں اس شخص کے خلاف پیش کئے جا رہے تھے جو کل تک ان کے نزدیک اللہ والا تھا۔ پیر تھا نیک بزرگ تھا۔ آج وہ سائبان بیچ کر کھا جانے والا کہلا رہا تھا۔ یکے بعد دیگرے گواہ جاتے اور حاکم ان سے حلف اٹھوا کر گواہی لیتا۔ جرح کرتا۔ ادھر مولوی صاحب کا یہ حال تھا کہ نہایت الحاح و زاری سے عدالت کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے دعا میں مصروف اس انتظار میں کھڑے تھے کہ حاکم کب بلاتا ہے لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ آپ کو بلانے کی نوبت ہی نہ آئی اور حاکم نے مقدمہ خارج کر دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ خدا کی نصرت اس رنگ میں نازل ہوئی کہ ان گواہوں میں ایک شخص حیات تمباکو والا تھا۔ حسب معمول حاکم نے اس سے بھی حلف اٹھوا کر دریافت کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مولوی فیض الدین نے مسجد کا سائبان بیچا ہے گواہ نے حلف اٹھا کر جواب میں میز پر دو روپے رکھ دیئے اور کہا کہ مجھے تو سامان بیچنے کا علم نہیں البتہ مجھے ان دو روپوں کے عوض یہاں لایا گیا ہے۔ اس واقعہ سے عدالت میں سناٹا چھا گیا اور مجسٹریٹ نے ان تمام جھوٹی شہادتوں کے طومار کو پھینک دیا اور مقدمہ خارج کر دیا۔

حضرت مولوی صاحب کی متعدد نمایاں خوبیوں کے ذکر میں جذبہ 'خدمت' کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ "... حضرت مولوی صاحب موصوف ساری زندگی... شب و روز جماعت کے مردوں اور عورتوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہتے۔ اسی طرح اور بھی جو خدمت سلسلہ کا موقع ملتا تو آپ اسے پوری تندہی سے سرانجام دیتے اور آپ نے اس کے بدلہ کی کبھی تمنا نہ کی بلکہ کبھی آپ کے سامنے اس قسم کا اظہار بھی کسی نے کیا تو آپ نے ناپسند فرمایا۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب بیان فرماتے ہیں کہ جماعت سیالکوٹ کے بعض سرکردہ احباب نے باہم مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ مولوی صاحب ہمارے امام اور خطیب ہیں اور ہمیشہ دینی کاموں میں مصروف رہتے ہیں اور اس کے سوا ان کا کوئی اور کاروبار نہیں ہے اس لئے جماعت کی طرف سے مبلغ ساٹھ روپے ماہوار مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کئے جایا کریں منشی محمد عبداللہ صاحب ریڈر سیشن جج سیالکوٹ جو مولوی صاحب کے بے تکلف دوست تھے اس کام پر مامور کئے گئے کہ وہ مولوی صاحب کی خدمت میں یہ پیشکش کریں چنانچہ انہوں نے مولوی صاحب موصوف کو جماعت کے اس فیصلہ سے آگاہ کیا۔ یہ سن کر مولوی صاحب نے (اپنے ایک خطاب) میں اس امر کا تذکرہ کرتے ہوئے افسوس کا اظہار فرمایا کہ چند سکوں کی صورت میں جماعت نے ان کی دینی خدمات کا صلہ دینا چاہا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت نے ان کی امامت کی قدر و قیمت کو نہیں پہچانا۔ آپ مجھے... صلہ میں یہ چند سکے دینا چاہتے ہیں حالانکہ امامت کا صلہ تو خدا کا وصال ہے.... مجھے خدا تعالیٰ نے بہت کچھ دیا ہے اور وہی میرا رازق ہے۔ تم لوگ میرے رازق بننے کی کوشش نہ کرو غرض آپ کو اس بات سے ناراضگی پیدا ہوئی اور جب تک آپ سیالکوٹ میں رہے خالصۃً لوجہ اللہ سلسلہ کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

کتاب کے آخر میں حضرت ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی اور حضرت ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب کامٹی (جو حضرت مولوی فیض الدین صاحب کے داماد تھے) کا مختصر تعارف اور حضرت مولوی صاحب کا شجرہ نسب اور ان کی اولاد کا بھی ذکر ہے۔

بقیہ صفحہ 3

مکرم محمود احمد صاحب شاد مربی سلسلہ کا بھی خاکسار دلی شکریہ ادا کرتا ہے ایک لمبا عرصہ انہوں نے بھی مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد کے ساتھ مل کر حوالہ جات کی تلاش ان کی نقل اور ضروری مواد کی فراہمی کے سلسلہ میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی احسن جزاء دے۔

بہت سے دوست احباب اور جماعتوں کی طرف سے یہ تقاضے ہو رہے تھے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی سوانح کی اشاعت میں بہت تاخیر ہو رہی ہے۔ اس کے لئے چند مجبوریاں حائل تھیں۔ جن میں سے بعض کا تذکرہ میں پہلے کر چکا ہوں۔ اس تاخیر کے لئے معذرت کرتے ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب کو بہت لمبا عرصہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ (اللہ نے چاہا تو) ہم کوشش کریں گے کہ اس کام کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

والسلام
خاکسار
ناصر احمد شمس
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرامت اللہ خادم

(ہفت روزہ "لاہور" 22-جون1996ء)

مذہبی آزادی

انسان اپنی تخلیق کے اعتبار سے جہاں دیگر جانداروں کے ساتھ کچھ مشابہت بھی رکھتا ہے وہاں اسے یہ ممتاز خصوصیت بھی حاصل ہے (جو اسے دوسرے جانداروں سے ممتاز اور منفرد بنا دیتی ہے) کہ اسے خالق کون ومکاں کی طرف سے عقل وخرد اور اظہار وبیان کی نعمت عطا کی گئی ہے اور اسے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان صلاحیتوں سے جس طرح چاہے فائدہ اٹھا کر کائنات کو مسخر کرے اور اپنی زندگی کو جنت بنا لے یا چاہے تو ان صلاحیتوں کا غلط استعمال کر کے اپنی زندگی کو جہنم کا نمونہ بنالے۔ بلاشبہ یہ خدائے عظیم وبرتر کا کمزور وناتواں انسان کے لئے ایک بہت ہی بیش قیمت عطیہ ہے۔ مزید برآں یہ خصوصیت یہ صلاحیت اور یہ نعمت عطا کرنے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ نے انسان کے دل میں اپنی محبت پیدا کر دی اور اس کے اندر یہ تڑپ پیدا کر دی کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے خدائے واحد کو تلاش کرے۔ اپنے رب رحیم کے قرب کی راہوں کو ڈھونڈے اور اپنے مالک حقیقی اور محبوب ازلی کے وصال کو پائے یہی اس کا مقصود مقرر کیا گیا اور یہی اس کی زندگی کا مطمح نظر قرار پایا۔

گویا خدا تعالیٰ نے انسان کے دل میں اپنی محبت پیدا کر کے۔ اس کے من میں اپنی لگن پیدا کر کے اسے اپنی محبت کا انمول درد دے کر اس کائنات میں بھیج دیا۔ جہاں ہر طرف اس کے حسن جہاں سوز کے جلوے بکھرے ہوئے تھے اور خود وہ محبوب ہزار پردوں میں مستور ہو گیا۔ انسان نے عقل کی غلامی کے بعد جذبہ محبت سے مجبور ہو کر اسے پکارا کہ وہ خود ہی اس کی راہنمائی فرمائے۔ اس پر اپنے قرب ووصال کی راہیں کھولے۔ تو خدا تعالیٰ کے جذبہ محبت نے اس کے لئے ایک تیسرا رفیق بھیجا۔ جو انسان کو اس کے مقصود ومطلوب تک پہنچا سکے۔ یعنی اس کی راہنمائی کے لئے آسمان سے وحی والہام کا سلسلہ جاری فرمایا اور ساتھ ہی اسے یہ آزادی دے دی کہ وہ خدا کی ان نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے محبوب ازلی کے قرب ووصال کی راہوں پر قدم مارے یا ان نعمتوں سے غافل ہو کر "اسفل السافلین" کو اپنا ٹھکانہ بنالے۔ یعنی انسان کو اس کا نفع بھی بتا دیا قرب ووصل کے انعامات بھی بیان فرما دیئے اور ان کے کرنے کا نقصان بھی تمام مضمرات کے ساتھ اس کے سامنے رکھ دیا۔ اور پھر چاہے تو قبول کرے۔ چاہے تو انکار کر دے (-)

چاہے تو خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن کر اپنی زندگی بسر کرے" چاہے تو نافرمانی اور انکار کو شیوہ بنالے۔ وہ آزاد ہے گویا اس کے سامنے اس کا نفع بھی بیان کر دیا اور اس کا نقصان بھی کھول کر رکھ دیا۔

عقل ایسی نعمت اسے عطا کی

الہام کا سلسلہ اس کی راہنمائی کے لئے جاری فرمایا۔ ضلالت اور کجی کی راہوں سے ہدایت اور رشد کے طریقوں کو ممتاز کر کے اس کے سامنے رکھ دیا۔

اب وہ آزاد ہے اپنا نفع نقصان سوچنے کے لئے

وہ آزاد ہے اپنے لئے راہ منتخب کرنے کے لئے

وہ آزاد ہے اپنی زندگی کیلئے طریق عمل پسند کرنے کیلئے

وہ آزاد ہے کہ خدا کی بتائی ہوئی راہ پر چل کر اپنی پیاس کو شربت وصل سے بجھائے اور جذبہ محبت کو تسکین دے لے اور چاہے تو بھول بھلیوں میں بھٹک کر ظلمت وگمراہی کے اندھیروں میں گم ہو جائے خدا کی طرف سے اس معاملہ میں کبھی جبر کا اظہار نہ ہوا۔ اس نے کبھی زبردستی انسان کو اپنی راہ پر نہیں چلایا۔ اس نے اپنی دی ہوئی آزادی کو کبھی نیں چھینا۔ یہ ناممکن تھا کہ خدائے رحیم وکریم انسان کو ایک نعمت عطا کرے اور پھر اس سے چھین لے۔

خدائے محبت ہے خدا محبت ہے اور دنیا میں محبت کی نشوونما کو پسند کرتا ہے۔ اور حقیقت میں خدا تعالیٰ کے تمام احکامات کی بنیاد خدا تعالیٰ کی اس محبت ہی پر ہے جو اسے اپنی مخلوق کے ساتھ ہے۔ سختی زبردستی اور جبر دراصل جذبہ محبت کی تذلیل ہے کیونکہ محبت وصل چاہتی ہے اور جبر فصل۔ اس لئے یہ اعلان ہوا کہ (-)

"خدا کے لئے وصل اور قرب کی راہ پانے کے لئے کوئی جبر نہیں۔ خدا تک پہنچنے والی راہ بھٹکنے والی راہوں سے ممتاز ہو چکی ہے۔"

یہی اعلان حضرت نوحؑ نے آکر کیا۔ اور یہی حضرت ابراہیمؑ آئے تو انہوں نے کہا۔ "میں تم کو اور تمہارے بتوں کو چھوڑ دیتا ہوں اور تمہاری ہدایت کے لئے اپنے رب سے دعا کرتا ہوں" گویا ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے انکار پر ڈانڈا اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ انہیں ان کے عبادت کے طریقوں سے منع نہیں کیا ان کی عبادت گاہوں کو مسمار نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ

تمہارے انکار اور ہٹ دھرمی کا علاج یہ ہے کہ میں اپنے خدا سے تمہارے لئے دعا کروں کہ وہ تمہاری ہدایت کے لئے راہیں کھول دے اور تمہارے دلوں کی کھڑکیاں وا کر دے تاکہ تمہارے تاریک دل نور ہدایت سے منور ہو جائیں۔ اور تمہاری رگوں میں زندگی کا خون دوڑنے لگے۔

- حضرت صالحؑ حضرت ہودؑ حضرت شعیبؑ غرضیکہ جتنے بھی انبیاء آئے انہوں نے خدا کی دی ہوئی اس آزادی کو قائم رکھا اور انسانوں کو ان کے حقوق پوری طرح دیئے اور یہی ان کی صداقت کی ایک بین دلیل ہے۔

نبی کریم ﷺ کو بھی واضح الفاظ میں کہا گیا (-)

یعنی خدا تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو بھی سختی یا جبر کرنے کا اختیار نہیں دیا بلکہ فرمایا

اور آپؐ کے ذریعہ یہ اعلان کروایا۔

کہ اے لوگو تم اپنے طریق کے مطابق عبادت کرو۔ اور میں خدا کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت کروں گا۔ خدا تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا

(ترجمہ) اے رسول تم کسی کو اپنی کوشش کے ذریعے ہدایت نہیں دے سکے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا کام ہے جس کو چاہے ہدایت دے۔

غرضیکہ (کلام الٰہی) سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام انبیاء کرام نے ایک ہی انداز اختیار کیا۔ ایک ہی راہ اصلاح پر قدم مارا۔ یعنی وعظ و نصیحت اور دلائل وبراہین کے ذریعہ لوگوں کو حق کی طرف مائل کرنا۔

انہیں طاقت سے ان کے عقائد سے برگشتہ نہیں کیا۔

ان کی مذہبی عبادات میں روک نہیں ڈالی۔

ان کی عبادت گاہوں کو مسمار نہیں کیا اور یہی بات انبیاء کرام کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہے کہ جب خدا نے انسان کو عقل و فراست دی الہام کی روشنی مہیا کی۔ پوری آزادی کے ساتھ فیصلہ کرنے کی اجازت دی تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ اسی خدا کے مرسل لوگوں کو اس آزادی سے محروم کرتے اور خدا کے ایک واضح دستور کے خلاف کام کرتے۔

مذہبی آزادی کے سب سے بڑے علمبردار تو انبیائے کرام ہوتے ہیں اور ان کی (-) زندگیاں مذہبی رواداری کا ایک عظیم الشان نشان۔ مگر ایک لمبا زمانہ گزرنے کے بعد جب اصل اور حقیقی تعلیم ذاتی خواہشات اور رجحانات کے دبیز پردوں تلے دب جاتی ہے۔

جب جہلاء عالم دین ہونے کے مدعی بن جاتے ہیں۔

جب وہ تزکیہ نفس سے محروم ہوتے ہوئے دوسروں کو خدا سے ملانے کا دعویٰ کرتے ہیں

جب ظاہری الفاظ کی رٹ لگانا عارف ہونے کی علامت بن جاتا ہے۔

جب وعظ و نصیحت سے وہ اثر وہ جذب ختم ہو جاتا ہے۔ جو دلوں کو بدل دیتا ہے۔

تو عوام الناس کو قابو میں رکھنے کے لئے اور اپنے تفوق اور برتری کو قائم رکھنے کے لئے دین کے یہ نام نہاد علمبردار ظلم اور تعدی کا سہارا لیتے ہیں۔ اور مخالف نقطہ نظر رکھنے والوں کے لئے کفر کے فتوے تیار کرنا اور قتل کی سزائیں دینا اپنے دین کا ایک لازمی جزو قرار دے لیتے ہیں۔ ان کی عبادت گاہوں کو مسمار کرنا اور ان کے اموال کو لوٹنا اور ان کے نفوس کے ضائع کرنے کو جہاد سمجھ لیتے ہیں اور یوں وہ دین جو محبت اور اخوت کا پیغامبر ہوتا ہے اسے ظلم اور تعدی اور وحشت وبربریت کا پیکر بنا دیا جاتا ہے۔

مذہب کی غرض وغایت کلام الٰہی نے انبیاء کی زندگیوں اور ان کی تعلیمات کو بڑے حکیمانہ انداز میں پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ مذہب تو دنیا میں محبت اور اخوت کا پرچار کرنے کے لئے آتا ہے۔ ظلم ونفرت پھیلانے کے لئے نہیں تاریخ کے اوراق ہمیں بتاتے ہیں کہ مذہب کے نام پر ظلم کرنے والے ہمیشہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا مذہب سے برائے نام ہی سا تعلق ہوتا ہے کہلاتے تو وہ عالم دین ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ ہوتے جاہل ہیں۔ ان کے دل روحانیت رحمت' شفقت' محبت اور خدمت خلق کے پاکیزہ جذبات سے عاری اور چالاکی اور ریاکاری' ظلم' سفاکی اور دنیا پرستی کی آلائشوں سے معمور ہوتے ہیں اسی لئے وہ مذہب کے نام ہر قسم کے ظلم کو روا رکھنا مذہبی عبادت سمجھتے ہیں۔

چونکہ تمام مذاہب کا منبع اور سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ اس لئے ان کی تعلیمات میں کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے انسانی حقوق کو صحیح شکل میں قاء کرنے کے لئے اگر بعض احکام کو مقدم کیا گیا اور ان پر زور دیا گیا تو یہ اختلاف نہیں بلکہ ایک ضرورت کے تحت وقتی اور ترجیحی سلوک تھا یہود و نصاریٰ کی تعلیمات میں ایسے اختلافات ملتے ہیں۔ مثلاً یہودی تعلیم میں سختی پر زور دیا گیا ہے جب کہ اس کے برعکس عیسائیت محبت اور نرمی کا درس دیتی ہے۔ یہ درحقیقت ان احکام ہی کا ایک پہلو تھا۔ بنی اسرائیل ایک لمبے عرصے تک اس کی زد میں رہنے کے باعث انتہائی احساس کمتری کا شکار ہو چکے تھے خودداری اور غیرت جیسے قیمتی اوصاف سے محروم ہو چکے تھے۔ ان کے اس احساس کمتری کو دور کرنے کے لئے اور ان کے اندر خودداری اور غیرت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ

ان کو ایسے احکام دیئے جاتے جو اپنے اندر سختی کا پہلو رکھتے اور جب بنی اسرائیل ایک لمبے عرصے کی مسلسل حکومت کی وجہ سے تکبر اور خودپسندی کا شکار ہو گئے اور انہوں نے "نحن ابناء اللہ" کے مدعی بن کر دیگر اقوام کو ذلیل اور کمتر سمجھنا شروع کر دیا۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ محبت کے پہلو پر زور دیا گیا۔ اسلامی تعلیمات ناقابل فہم فلسفے' پیچیدہ اور دور ازکار نظریات' عوام الناس کے فہم سے بالا تر تصورات داستانوں' قصوں' کہانیوں' اور روایتوں' کا مجموعہ نہیں اور نہ اسلام زبردستی اور ظلم کے ساتھ اپنی بات منوانے کا قائل ہے بلکہ وہ احکام

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی   تاریخ احمدیت جلد 13

مکرم مرزامنور احمد صاحب مربّی امریکہ کا وصال

حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب' حضرت مولوی عبیداللہ صاحب' مولوی رفیق احمد صاحب اور مولوی محمد دین صاحب قبل ازیں میدان (دعوت الی اللہ) (-) حاصل کر چکے تھے۔ اس سال (1948ء میں) اس پاک گروہ میں مجاہد امریکہ مرزامنور احمد صاحب بھی شامل ہو گئے۔ اور اپنی زندگی کی قربانی اور اپنے عمل سے سلسلہ کی سچائی نمایاں کر دی اور ہمیشہ کے لئے مشعل راہ بن گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی تربتوں پر اپنے فضلوں کی بارشیں نازل فرمائے۔ آمین۔

مرز منور احمد صاحب ماہ ظہور/ اگست 1946ء/1325 ہش کے آخر میں امریکہ تشریف لے گئے تھے شکاگو میں کوئی ایک مہینہ قیام کے بعد آپ پٹس برگ کے حلقہ میں متعین کئے گئے۔ ابتداء میں یہ حلقہ امریکہ کے مشرقی ساحل پر بالٹی مور سے لے کر ڈیٹن تک پھیلا ہوا تھا جس میں کلیو لینڈ اور مینگس ٹاؤن بھی شامل تھے ان سب احمدی جماعتوں کے دلوں میں آپ نے اپنی خوش خلقی' سادگی اور محبت کی بناء پر ایک خاص مقام پیدا کر لیا تھا۔ دو سال کے مختصر سے عرصہ کے اندر اندر آپ نے اپنی شب و روز والہانہ جدوجہد سے پٹس برگ کے احمدیوں میں زبردست حرکت پیدا کر دی اور یہ حلقہ امریکہ مشن میں ایک ممتاز حیثیت اختیار کر گیا حتیٰ کہ شکاگو کی مقامی جماعت نے بھی آپ کو اپنے یہاں تقریر کی دعوت دی کہ ان میں وہ روح پیدا کریں جو انہوں نے پٹس برگ کی جماعت میں پیدا کر دی ہے۔

مرزامنور احمد صاحب نہایت وجیہہ صورت' بلند قامت اور اعلیٰ درجہ کے صحت مند نوجوان تھے۔ مگر آپ کی دیوانہ وار کوششیں صحت پر تشویشناک حد تک اثر انداز ہوئیں اور آپ ٹیومر کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے جس کا اپریشن 14 تبوک/ ستمبر 1948ء/1327 ہش کو ایک مقامی ہسپتال میں کیا گیا۔ چونکہ جسم پہلے ہی نڈھال ہو چکا تھا اور ٹیومر کا زہر انتڑیوں میں پوری طرح سرایت کر چکا تھا اس لئے اپریشن کے بعد کمزوری انتہا تک پہنچ گئی اور دوسرے ہی روز (-) اس انتھک بہادر اور جانباز سپاہی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے موصوف کی وفات پر اپنے ایک مفصل مضمون میں آپ کی نسبت تحریر فرمایا کہ

"عزیز مرزامنور احمد کو میں بچپن سے جانتا تھا۔ اس لئے بھی کہ ہمارے قریبی عزیزوں میں سے تھے یعنی ہماری ممانی صاحبہ کے بھائی اور ہماری ایک بھاوجہ صاحبہ کے ماموں تھے اور اس لئے بھی کہ موصوف کا بچپن سے میرے ساتھ خاص تعلق تھا۔ پس میں یہ بات بغیر کسی مبالغہ کے کہہ سکتا ہوں کہ موصوف ایک بہت مخلص اور نیک اور ہونہار اور محبت کرنے والا اور جذبہ خدمت و قربانی سے معمور نوجوان تھا۔ دن ہو یا رات' دھوپ ہو یا بارش' جب بھی انہیں کوئی ڈیوٹی سپرد کی جاتی تھی وہ کمال مستعدی اور اخلاص کے ساتھ اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے کے لئے لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے آجاتے تھے اور پھر اپنے مفوضہ کام کو اس درجہ توجہ اور سمجھ کے ساتھ سرانجام دیتے تھے کہ دل خوش ہو جاتا تھا اور زبان سے بے اختیار دعا نکلتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی نیکی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی زندگی وقف کرنے اور پھر بلاد امریکہ میں وطن سے بارہ ہزار میل دور جا کر فریضہ دعوت الی اللہ بجالانے کی سعادت عطا کی۔ موت تو ہر انسان کے لئے مقدر ہے مگر مبارک ہے وہ نوجوان جسے یہ سعادت کی زندگی عطا ہوئی اور مبارک ہیں وہ والدین جنہیں خدا نے ایسا نیک اور خادم دین بچہ عطا کیا۔"

خود حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 24۔ ستمبر 1948ء کے خطبہ میں آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مرزامنور احمد صاحب جو امریکہ کے (مربی) تھے میری ایک بیوی ام متین کے ماموں' میر محمد اسماعیل صاحب کے سالے اور نہایت مخلص نوجوان تھے۔ ان کے معدہ میں رسولی ہوئی اور وہ فوت ہو گئے۔ ویسے تو ہر ایک کو موت آتی ہے لیکن اس طرح کی موت گو ایک طرف قوم کے لے فخر کا موجب ہوتی ہے لیکن دوسری طرف اس کا افسوس بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی کو پندرہ بیس سال میں تیار کیا جائے اور وہ جوانی کی حالت میں فوت ہو جائے۔

مرزامنور احمد صاحب کا کام نہایت اعلیٰ درجہ کا کام تھا اور امریکہ کی جماعتوں میں انہی کی جماعت کو ان سے زیادہ محبت تھی۔ ابھی پچھلے دنوں امریکہ کی جماعتوں کی جو کانفرنس ہوئی ہے اس میں بھی یہ تسلیم کیا گیا کہ وہ علاقہ جس میں مرزا منور احمد صاحب (مربی) تھے دوسرے علاقہ کی جماعتوں سے دینی کاموں میں بڑھ گیا ہے۔ پھر ان لوگوں نے اپنی محبت کا بھی ثبوت دیا۔ جب ڈاکٹروں نے جسم میں خون داخل کرنے کا فیصلہ کیا تو ان کے علاقہ کے نومسلموں میں سے عورتوں اور مردوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنا خون پیش کر دیا اور چونکہ ان کی ٹائپ کا خون نہیں ملتا تھا اس لئے جس نومسلم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ میرا خون مرزامنور احمد کے خون کے مشابہ ہے تو وہ بے انتہا خوش ہوتا اور فخر کرتا کہ میرا خون ان کے خون سے ملتا ہے۔ جب موصوف کے جسم میں خون کے داخل کرنے کی زیادہ ضرورت پیش آ گئی اور ان کے خون کی ٹائپ کا اور خون نہ ملا تو ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ لوگ اپنے خون دے دیں ہم اپنے پاس سے ان کے ٹائپ کا خون استعمال کریں گے اور آپ کا خون آئندہ کے لئے رکھ لیں گے۔ اس پر ان سب نے اپنا خون پیش کر دیا۔ یہ چیز اس بات کی علامت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت اخلاص میں ترقی کر رہی ہے اور یہ موصوف کے نیک نمونہ کا زبردست ثبوت ہے۔"

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30641

I TAHIR HUSSAN MUNSHI S/O MOHAMMAD HUSSAIN MUNSHI

پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت 1968ء ساکن فجی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 93-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 346 واقع فجی مالیتی پچاس ہزار ڈالر۔ 50000$ اس وقت مجھے مبلغ۔/1340 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد TAHIR HUSSAN MUNSHI گواہ شد نمبر 1 ایم اشرف اسحاق پوسٹ بکس نمبر 3758 فجی گواہ شد نمبر 2 MAREWENTETY ALI BIRIBO۔ فجی

مسل نمبر 30642 میں محمود احمد ملک ولد ملک محمد احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ واقف زندگی عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد یو کے لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/231 پونڈ ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمود احمد اسلام آباد یو کے گواہ شد نمبر 1 منیر احمد جاوید وصیت نمبر 22652 گواہ شد نمبر 2 عطاء المجیب راشد وصیت نمبر 16450۔

بقیہ صفحہ 5

کے ساتھ ساتھ ان کی حکمتیں اور ان کے فوائد بیان کرتا ہے اور منہیات کے نقصانات بیان کر کے مخاطب کو صرف یہ کہتا ہے دیکھو اور غور سے دیکھو۔ سنو اور توجہ سے سنو۔ سوچو اور غیر جانبداری کے ساتھ سوچو۔ تھوڑی دیر کے لئے خالی الذہن ہو کر سوچو پھر جہاں تمہیں صداقت نظر آئے اسے قبول کر لو۔ تمہارے سامنے حق اور باطل کو الگ الگ بیان کر دیا گیا ہے اور فرمایا دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں اور نہ ہی کوئی سختی ہے۔

گویا اسلام نے بطور اساس اور بنیادی اصول کے یہ بات بیان کر دی کہ چونکہ حق اور باطل کا فرق وضاحت کے ساتھ الگ الگ صورت میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب جبر و ظلم کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ ہر شخص کو یہ اختیار ہے کہ وہ غور فکر کے بعد جس راہ کو چاہے اختیار کرے۔ بلکہ اسلام تو اتنا بھی پسند نہیں کرتا کہ بحث و مباحثہ میں سختی اور ظلم سے کام لیا جائے۔ دوسری جگہ یہ حکم دیا گیا کہ اگر یہ لوگ سننے کے باوجود منہ پھیر لیں۔ اور قبول نہ کریں۔ تو ظلم اور سختی مت اختیار کرنا۔ تمہارا کام صرف تعلیم کو پہنچانا اور سنا دینا ہے۔ اور بس وہ قبول کریں یا نہ کریں۔ تجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔ تلوار اور ڈنڈا ہاتھ میں لینے کی کوئی ضرورت نہیں خدا ان سے خود حساب لے گا اور وہ ایسا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

عملی نمونہ دین حق اس اصولی تعلیم کا عملی نمونہ ہمیں آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نظر آتا ہے جبکہ آپ سارے عرب کے بلا شرکت غیرے حکمران بن چکے تھے۔ یہودی عیسائی اور دیگر عقائد کے حامل افراد پوری آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی عبادات کو اپنے عقائد کے مطابق بجا لاتے تھے۔ اور حکومت کی طرف سے ان کے مذہبی عقائد اور عبادات کے معاملہ میں کسی قسم کی دخل اندازی نہیں کی جاتی تھی۔ خیبر کے یہود' بنو خزیمہ کے یہود اور ان کے ساتھ کئے گئے معاہدے اس بات کا ثبوت ہیں۔ بعد میں سلاطین اسلام نے بھی اس زریں اصول کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ اپنی رعایا کے ساتھ حسن سلوک اور مذہبی رواداری کا وہ نمونہ دکھایا جس پر تاریخ کو بھی ناز ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 2-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر173 (نیا)
1-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 42 (دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے-
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-آیئے عبادت سیکھیں-از امام عطاء المجیب راشد نمبر7
5-00 لقامع العرب نمبر51 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی-سپورٹس-سالانہ کھیلیں از انصاراللہ ربوہ 96-3-23 (دوبارہ)
6-30 ہجری شمسی کیلنڈر
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-سبق نمبر173 (دوبارہ)
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نمبر42 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-آیئے عبادت سیکھیں-از امام عطاء المجیب راشد نمبر7-(دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام- خطبہ 94-6-24
1-00 لقامع العرب-نمبر51 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر173 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب-نمبر7- (دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز-خطبہ-بر موضوع تربیت 89-2-17
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر43 (نیا)
7-00 طبی معاملات بچے اور ماں کی صحت-حصہ اول
7-30 ایک نو احمدی امداد حسین گفتگو سے گفتگو
8-00 لقامع العرب نمبر52 (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام... اصول کی فلاسفی نمبر10
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی-سبق نمبر 16 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام-لجنہ کی گفتگو-

بدھ-3-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر174 (نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر43 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر19
3-30 حکایات شیریں- نمبر9 (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر10 (دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر52 (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات-ماں اور بچے کی صحت
6-30 ایک نو احمدی سے گفتگو
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر174 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر19 (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر9 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر43 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر16 (دوبارہ)
11-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقامع العرب نمبر52 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر174 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر16 (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی-دلبر مرا یہی ہے- از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر53 (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب- نمبر8 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام (i) ٹیک ٹاک (ii) حضرت صاحب کا دورہ-

جمعہ 5-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر5 (دوبارہ)
1-00 احمدیہ ٹی وی تفریحی پروگرام- محفل نعت
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
3-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر24
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر17
5-00 لقامع العرب (دوبارہ)
6-00 کوئز پروگرام-جشن آزادی
6-30 لجنہ اماء اللہ کی پہلی 14 ممبرات کا تعارف- حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر5 (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر24 (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر17 (دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹی وی تفریحی پروگرام- محفل نعت
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام-خطبہ
1-00 لقامع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر5 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 درود شریف اور نظم
5-00 خطبہ- لائیو- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-00 تقریر... اصول کی فلاسفی از مظفر احمد صاحب
7-00 (شام) ملاقات - اردو دان دوستوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات
8-00 لقامع العرب (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں- از مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن- سبق نمبر9
11-00 جرمن پروگرام

ہفتہ 6-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے (نیا)
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-7-5 (دوبارہ)
2-30 فرانسیسی زبان سیکھئے
3-00 ملاقات- اردو دان دوستوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب صاحب راشد سبق نمبر9
5-00 لقامع العرب (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے (دوبارہ)
8-00 فرنچ زبان سیکھئے (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات- اردو دان دوستوں کے ساتھ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں- از امام عطاء المجیب راشد صاحب
11-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-7-5 (دوبارہ)
1-00 لقامع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو کی کھیلیں-ربوہ
5-00 سوال کا وقت- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- جرمنی
6-00 (شام) بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- کینیڈا
8-00 لقامع العرب
9-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر18 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام- از ہدایت اللہ جبش صاحب

امداد طلباء

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا منصوبہ "امداد طلباء" مشروط باد ہے جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے- لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں- تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو-

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 1- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ آزاد کشمیر کے انتخابات میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ج) پر مشتمل پی ڈی ایف کے اتحاد نے بھاری اکثریت حاصل کر لی ہے۔ انتخابات کے آخری لمحے پر وزیر اعظم سردار عبدالقیوم کی مسلم کانفرنس نے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ انہوں نے انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگایا اس سے قبل بھی سردار عبدالقیوم کہہ چکے تھے کہ اگر دھاندلی ہوئی تو آخری وقت بھی بائیکاٹ کر سکتے ہیں۔

○ آزاد کشمیر اسمبلی کے انتخابات میں ہنگامہ آرائی اور فائرنگ اور تشدد کے واقعات میں کئی افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر پر پولیس نے تشدد کیا۔ مسلم کانفرنس کا ایک کارکن کوٹلی میں اور پیپلز پارٹی کا نوجوان برنالہ میں اور ایک راہ گیر گوجرانوالہ میں فائرنگ سے ہلاک ہو گیا۔ مسلم کانفرنس کے ثناء اللہ قادری لہولہان ہو گئے۔ تشدد کے بعض واقعات کے بعد مختلف حلقوں میں مختلف پولنگ سٹیشنوں پر پولنگ ملتوی کر دیا گیا۔ کچھ جگہوں پر پولنگ ایجنٹوں کو اغوا کرنے کے واقعات بھی ہوئے۔ پیپلز پارٹی پر بعض جگہوں پر پولنگ باکس قبضے میں لے کر ان کو بھرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

○ مسلم کانفرنس کے علاوہ لبریشن لیگ اور جماعت اسلامی نے بھی انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔ مسلم کانفرنس نے الزام لگایا ہے کہ دس بجے سے پہلے ہی باکس بھر چکے تھے۔ مسلم کانفرنس کے پولنگ ایجنٹوں کو مار پیٹ کر بھگا دیا گیا۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ بلدیاتی اداروں کے فیصلے پر عمل درآمد کی بجائے لوکل باڈیز کا قانون ختم کرنے سے حکومت کا چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عوام اس اقدام پر سخت رد عمل رکھتے ہیں۔ عدلیہ اپنی ڈیوٹی ادا کر رہی ہے ہم سے جو ہو سکا کریں گے۔ ہمارا دفاع وکلاء اور بار کر رہے ہیں۔ انہوں نے جسٹس سعد سعود جان کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ججوں میں دراڑیں ڈال کر تصادم کی فضا پیدا کرنے کی کوشش ناکام بنا دی جائے گی۔ سپریم کورٹ کے فیصلوں پر عمل درآمد لازمی ہے۔ آئین عدلیہ کا مذاق اڑانے کی اجازت نہیں دیتا۔ عدلیہ مشکل ترین حالات میں کام کر رہی ہے۔ سیاسی امور پر ہم قانون اور ضمیر کی روشنی میں فیصلے کرتے ہیں۔

○ حکومت سے فوری نجات حاصل کرنے کے لئے مسلم لیگ (ن) اور جماعت اسلامی کے درمیان اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ نواز شریف کی منصورہ میں قاضی حسین احمد سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ باہم رابطے اور تعاون کے لئے چار رکنی کمیٹی کے قیام کا فیصلہ کر لیا گیا ہے یہ کمیٹی ایک ہفتے میں اپنی سفارشات مکمل کر لے گی۔ قاضی حسین احمد نے شکوہ کیا کہ میں دس کروڑ روپے رشوت لینے کے الزام کو نہیں بھول سکتا۔ مسٹر نواز شریف نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اسی وقت اشتہار سے لاتعلقی ظاہر کر دی تھی۔ تاہم فریقین نے باضابطہ سیاسی اتحاد کی خواہش کا اظہار کیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم آئین اور قانون کے پابند ہیں۔ ہر سازش کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ انہوں نے پی ڈی ایف کے پنجاب کے وزراء ملاقات کے دوران کہا کہ تمام ادارے آئینی حدود کے اندر ٹھیک ٹھاک کام کر رہے ہیں۔ جمہوریت کو کوئی خطرہ نہیں۔ کسی قسم کی رکاوٹ حکومت کے کام میں موجود نہیں ہے۔ حکومت اور جمہوریت کے بارے میں ظاہر کئے جانے والے تمام خدشات کو انہوں نے بے بنیاد قرار دیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ انتخابات میں دھاندلی نے کشمیر کا کیس کمزور کر دیا ہے۔ بے نظیر بھٹو کھل کر بتائیں کہ وہ کیا چاہتی ہیں۔ نئی دہلی نے جو کچھ سری نگر کے ساتھ کیا وہی اسلام آباد نے مظفر آباد کے ساتھ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کے بارے میں اگلا لائحہ عمل سردار قیوم سے ملاقات کے بعد بتائیں گے انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے دور میں ایسی کوئی بات نہیں کی جس سے پیپلز پارٹی کو انتخابات کا بائیکاٹ کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ مسٹر شہباز شریف نے کہا کہ بے نظیر بے شک برچی کو برچھی سے فتح کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں لیکن جمہوریت کو لہولہان کر دیا ہے۔

○ بلدیاتی ایکٹ کے خلاف 13 ضلع کونسلوں کے چیئرمینوں نے سپریم کورٹ میں رٹ داخل کر دی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ نیا بلدیاتی قانون بدنیتی اور توہین عدالت پر مبنی ہے۔ اس کا مقصد منتخب ارکان کو نکالنا تھا۔ اس قانون کے نفاذ سے پنجاب اسمبلی کے ارکان کی اکثریت نااہل ہو گئی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان کھوسہ نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد بے شک دھرنا دیں لیکن قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد اس شخص کا گھیراؤ کریں جو ملتا نہ ہو میں تو ہر وقت موجود رہتا ہوں۔ میرے پاس آ کر بات کریں۔ انہوں نے کہا کہ وٹو گروپ میں صرف تین آدمی ہیں۔ پندرہ دن میں بلدیات کے متعلق نیا قانون لائیں گے۔ یکم جولائی سے ملازمتوں پر سے پابندی اٹھ جائے گی۔

○ پنجاب میں شدید بارش اور آندھی کا 102 سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا۔ ہفتہ کے روز 227 ملی میٹر بارش ہوئی۔ جبکہ قبل ازیں 1894ء میں زیادہ سے زیادہ بارش ایک ہی وقت میں 1915ء ملی میٹر تھی پنجاب میں 121 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے آندھی چلی۔ مختلف شہروں میں بارہ بارہ گھنٹے بجلی بند رہی۔ درخت گر گئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو جولائی کے تیسرے ہفتے میں جنوبی کوریا کا دورہ کریں گی۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالقیوم خان نے ٹیلی فون پر چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت سے بات چیت کی اور ان کو انتخابی دھاندلیوں سے آگاہ کیا۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ عدلیہ پر وار کرنا بہت بری روایت ہے۔ عدلیہ دباؤ میں ہے۔ تاہم سپریم کورٹ کی حد تک بہتری ہوئی ہے۔ عدلیہ کی آزادی کے بغیر پاکستان کی آزادی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کو نقصان پہنچانا اللہ اور رسول ﷺ سے بے وفائی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو کی اس درخواست پر اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ گورنر پنجاب کو بھی ان کی رٹ میں فریق بنایا جائے۔ مسٹر وٹو کے وکیل مسٹر ایس ایم ظفر نے کہا کہ وٹو کو ہٹانے کے لئے راجہ سروپ نے منصوبہ تیار کیا اور گورنر بننے کے بعد اس پر عمل درآمد کیا۔

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883 ربوہ

خوشخبری
برقعوں کی ورائٹی کا نیا سٹاک آ گیا۔
ڈبل جارجٹ اور ٹرپل جارجٹ کے برقعے مختلف رنگوں میں بازار سے انتہائی کم ریٹ پر دستیاب ہیں
اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر
نزد کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون: 686

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے آفس کلرک کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر 28 تا 35 سال ہو۔ خود رابطہ کریں۔
خط نہ لکھیں۔
پتہ برائے رابطہ
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ
شاہدرہ
لاہور

اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ امراض
مطب حمید (رجسٹرڈ)
گوجرانوالہ کا مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-219666

ہومیو پیتھک
جرمنی کی سیل بند ادویات
خصوصی رعایت کے ساتھ
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار، ربوہ
فون: 212399 گھر: 211399

داخلہ شروع
الیکٹرو ہومیو پیتھک
ایک سالہ کورس
F.M.E.H
طریقہ تدریس بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (بذریعہ خط و کتابت)
تفصیلی معلومات کیلئے -/25 روپے منی آرڈر بھیج کر پراسپیکٹس منگوائیں۔
الیکٹرو ہومیو پیتھک ادویات ہر وقت ایجنسی میں دستیاب ہیں
پرنسپل- النور الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (رجسٹرڈ)
A/603 پیپلز کالونی نمبر 2 عقب بریٹ سکول فیصل آباد فون 041,44384 فیکس 041 713567

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534